வஹ்ஹாபியும் சுன்னத் ஜமாஅத்தைச் சார்ந்தவரரும் ஒன்றா...

பித்அத்வாதிகள் மற்றும் துர்மார்க்க வாதிகளுக்குப் பின் நின்று தொழுவது எப்படி

வஹ்ஹாபியும் சுன்னத் ஜமாஅத்தைச் சார்ந்தவரும் ஒன்றா.மேலும் பித்அத்வாதிகள் மற்றும் துர்மார்க்க வாதிகளுக்குப் பின் நின்று தொழுவது எப்படி

இக்கேள்விகளுக்கு இமாமே அஹ்லு சுன்னத் முஜத்திதே தீன் வ மில்லத் ஆஃலா ஹழ்ரத் மௌலானா ஷாஹ் அஹ்மத் ரஜா ஃகான் ஹனஃபி காதிரி பரேலவி ரழியல்லாஹு அன்ஹு அவர்களின் ஃபத்வா ரிஜ்வியாவில் இருந்து விளக்கங்களைக் கான்போம்.

எவர் ஒருவர் வஹ்ஹாபிய உலமாக்களும் சுன்னத் ஜமாஅத்தைச் சார்ந்த உலமாக்களும் ஒன்று தான் என்றும், மேலும் அவர்களுக்கு இடையில் எந்த வேறுபாடும் இல்லை என்று நினைக்கின்றாரோ ! அவர் இஸ்லாத்தை விட்டு வெளியேறுவதற்கு இந்த விஷயமே போதுமானது .

எப்படி இந்து , கிருஸ்தவரை இமாமாக்கி அவருக்கு பின் நின்று தொழுவது கூடாதோ அதைப் போலவே இவருக்கு பின்னால் நின்று தொழுவதும் கூடாது . இவரை இமாமத் பணியிலிருந்து நீக்கவும் முடியாது மற்றும் வேறு பள்ளியில் ஜூம்ஆ தொழுவது சாத்தியம் இல்லை என்கிற பட்சத்தில் ளுஹர் தொழுவது கடமையாகும். எவர் ஒருவர் இவருக்கு பின்னால் நின்று ஜூம்ஆ தொழுது , அதற்கு பிறகு ளுஹர் தொழுதாலும், அவர் மிகப்பெரிய பாவி ஆவார்.

(இவருக்கு பின்னால் நின்று தொழுத காரணத்தினால்) எவர் ஒருவர் இவருக்கு பின்னால் நின்று ஜூம்ஆ தொழுது விட்டு ளுஹர் தொழுகையை தனியாகத் தொழுக வில்லையோ, அவர் ளுஹர் தொழுகையை விட்டதால், அவர் மீது களா வாஜிபாகிவிடும்.

ஃபத்ஹுல் கதீரில் வருவதாவது பித்அத்வாதிகள் மற்றும் துர்மார்க்க வாதிகளுக்குப் பின் நின்று தொழுவது கூடாது என்று இமாம் முஹம்மத் ரஹ்மத்துல்லாஹி அவர்கள் ,

இமாம் அபு ஹனிஃபா ரஹிமஹுல்லாஹ் மற்றும் இமாம் அபு யூசுஃப் ரஹிமஹுல்லாஹ் அவர்களைக் கொண்டு அறிவிக்கின்றார்கள்

ஆதாரம்
Fatawa-e-Razvia
பாகம் -6 பக்கம் 637-638

فتاوٰی رضویّہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

٦

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

من صلح اماما فی غیرها (فی غیر صلٰوۃ الجمعة) صلح فیها ای ان امر المسافر او العبد فی الجمعة صحت[1] الخ	جو اس (نماز جمعہ کے علاوہ) امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ اس میں بھی امام بن سکتا ہے، یعنی اگر مسافر، مریض یا غلام نے جمعہ کی امامت کرائی تو جمعہ صحیح ہوگا الخ (ت)

کیا اس عبارت مختصر مختصر وقایہ وشرح وقایہ سے یہ تنقید مترشح ہوتی ہے کہ جو نابینا متصف بہمہ اوصاف مذکورہ بالا ہو اُس کے امام بننے سے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوتی، نسخہ بحرالرائق جلد اول ص ۳۶۹ کی عبارت صاف دال ہے کہ ابن ام مکتوم جو نابینا تھے امام بنائے گئے تھے بحوالہ کتب مرحمت فرمائیے۔

الجواب:

نابینا سنّی صحیح العقیدہ صحیح الطہارۃ صحیح القراۃ بلاشبہ امام ہوسکتا ہے صرف اس کا "غیر "اولٰی ہے کہ اگر یہ اُس سے مسائلِ نماز وطہارت میں علم زیادہ نہ رکھتا ہو ورنہ یہی اولٰی ہے کما فی الدر[2] وغیرہ (جیسا کہ دُر مختار وغیرہ میں نابینا کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ت) عبارت مذکورہ سوال کو امامت نابینا کی نفی سے کوئی تعلق نہیں، ہاں جمعہ وعیدین میں بینا ہو یا نابینا وہی شخص امام ہوسکتا ہے جو خود ۱سلطانِ اسلام ہو یا ۲اُس کا ماذون یا ۳وہاں کا اعلم اہل بلد یا ۴اس کا ماذون ہو ورنہ بضرورت ۵جسے عام مسلمانوں نے ان نمازوں میں امام مقرر کیا نابینا اگر ان پانچ میں سے ہے تو جمعہ وعیدین اس کے پیچھے ہوسکیں گے اور بینا اگر ان میں سے نہیں تو اُس کے پیچھے نہ ہوں گے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ نمبر ۸۳۶: از بشارت گنج ضلع بریلی مسئولہ حاجی رضا خان صاحب ۱۴رجب ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید قوم سادات سے ہے اور امامت بھی کرتا ہے وہابیہ اور سنّی عالم کو یکساں سمجھتا ہے، مسئلہ علمِ غیب کا جب ذکر آتا ہے جواب میں کہتا ہے یہ مسئلہ جدید نہیں ہے قدیم سے اسی طرح جھگڑا ہوتا چلا آیا ہے اور عالم باہمی تقریر اور حجت کرتے چلے آئے ہیں اس مسئلہ کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اور سائل ایک مفتی سنّی عالم کے جو کہ واجبات سنّت و مستحب سے تعلق رکھتے ہیں اُن کے بارے میں کہتا ہے کہ کرے تو ثواب ہے نہ کرے تو حرج نہیں اور خلاف کمیٹی جو علمائے وہابیہ کر رہے ہیں اُن کی امداد پہنچانے کی غرض سے نہایت کوشش سے چندہ فراہم کرکے پہنچاتا ہے اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ سنّی عالم انکار کرتے ہیں تو جواب میں کہتا ہے کہ ہم کس کا منہ پکڑیں لوگ تو سنّی عالموں کو طرفدارِ انگریز وملازم کہتے ہیں عمرو ایک سنّی مفتی عالم کا مرید ہے۔

---

[1] شرح وقایہ باب الجمعہ مطبوعہ المکتبۃ الرشید دہلی ۱/ ۲۴۲

[2] درمختار باب الامامۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۸۳

زید کی ان باتوں سے متنفر ہو کر نمازِ جمعہ ترک کرکے ظہر پڑھتا ہے آیا اس صورت میں زید قابلِ امامت ہے یا نہیں، معتبر کتب سے ثبوت ہونا چاہئے۔ بینوا توجروا

الجواب:

جو شخص وہابیہ اور اہلسنّت علماء کو یکساں سمجھتا ہے اسی قدر بات اُس کے خارج از اسلام ہونے کو بہت ہے اُس کے پیچھے نماز باطل ہے جیسے کسی ہندو یا نصرانی کے پیچھے۔ جمعہ اگر اور جگہ نہ مل سکے نہ اُسے امامت سے جدا کرسکے تو فرض ہے کہ ظہر پڑھے اُس کے پیچھے جمعہ پڑھے گا تو سخت شدید وکبیر گناہ کرے گا اگرچہ بعد کو ظہر بھی پڑھ لے اور اگر نہ پڑھے تو جمعہ ہوگا نہ ظہر، فرض سر پر رہ جائے گا۔ فتح القدیر میں ہے:

روی محمد عن ابی حنیفة وابی یوسف رضی الله تعالٰی عنهم ان الصلاة خلف اهل الاهواء لاتجوز[1]۔ والله تعالٰی اعلم	امام محمد نے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا کہ اہل بدعت وبدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (ت)

مسئلہ نمبر ۸۳۷: از مارہرہ شریف ضلع ایٹہ مرسلہ جناب سید ظہور حیدر میاں صاحب ۴ جمادی الاخری ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص ہمیشہ ہمیشہ بوجہ کثرتِ احتلام یا کسی اور مرض جسمی کے بجائے غسل تیمم سے نماز ادا کرتا ہے امامت کرنا اس کو تیمم سے بمقابلہ اور مقتدیوں کے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب:

کثرتِ احتلام تو خود کوئی وجہ جواز تیمم کی نہیں جب تک نہانے سے مضرت نہ ہو بے صحیح اندیشہ مضرت کے تیمم سے پڑھے تو اس کی خود نماز نہ ہوگی دوسرے کی اُس کے پیچھے کیا ہو، ہاں جسے بالفعل ایسا مرض موجود ہو جس میں نہانا نقصان دے گا یا نہانے میں کسی مرض کے پیدا ہوجانے کا خوف ہے اور یہ نقصان وخوف تو اپنے تجربے سے معلوم ہوں یا طبیب حاذق مسلمان غیر فاسق کے بتائے سے، تو اُس وقت اُسے تیمم سے نماز جائز ہوگی اور اب اس کے پیچھے سب مقتدیوں کی نماز صحیح ہے، غرض امام کا تیمم اور مقتدیوں کا پانی سے طہارت سے ہونا صحت امامت میں خلل انداز نہیں، ہاں امام نے تیمم ہی بے اجازت شرع کیا ہو تو آپ ہی نہ اس کی ہوگی نہ اُس کے پیچھے اوروں کی۔ تنویر میں ہے: **صح اقتداء متوضیئ بمتیمم**[2] (وضو والے کی اقتداء تیمم والے کے ساتھ صحیح ہے۔ت) بحرالرائق

---

[1] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

[2] درمختار شرح تنویر الابصار مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۸۵